Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ | فون ۲۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵ | ۱۰ جمادی الاوّل ۱۳۹۶ھ ۔ ۱۰ ہجرت ۱۳۵۵ ہش ۔ ۱۰ مئی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۰۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ ہجرت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

انتڑیوں میں بے چینی کی تکلیف ہے

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

شدید گھبراہٹ رہی اور ضعف بھی ہے۔ پرسوں بخار بھی ہو گیا تھا

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور آپ کے نہایت مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

اسلام آباد سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میرے بیٹے عزیزم شیخ عبد الوہاب صاحب شدید بیمار ہیں۔

احبابِ جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔

(عبد الرحمٰن کپورتھلوی۔ صالح جتوا دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

تثلیث کے مراکز میں مساجد کی تعمیر

یورپ میں مساجد کی تعمیر، مشن ہاؤسز کا قیام، قرآنِ مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کی طباعت و اشاعت غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کا حصہ ہیں۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنا کر آپ اس مہم کو تیز کر سکتے ہیں۔ اس کا ہر وقت خیال رکھئے۔ آپ جس ملک میں بھی ہیں وہاں کی جماعت احمدیہ کے نظام کے ماتحت ادائیگی کیجئے۔

جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شرطی ایمان لانیوالے سے خدا تعالیٰ بیزار ہے

سچّی توبہ کرنے والے کو اپنے ارادوں میں دُنیا کی خواہش نہ ملانی چاہیئے

"بیعت میں انسان زبان کے ساتھ گناہ سے توبہ کا اقرار کرتا ہے مگر اس طرح سے اس کا اقرار جائز نہیں ہوتا جب تک دل سے وہ اقرار نہ کرے۔ یہ خدا تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جب سچے دِل سے توبہ کی جاتی ہے تو وہ اُسے قبول کر لیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اجیب دعوۃ الدّاع اذا دعان یعنی مَیں توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ اس اقرار کو جائز قرار دیتا ہے جو کہ سچے دل سے توبہ کرنے والا کرتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس قسم کا اقرار نہ ہوتا تو پھر توبہ کا منظور ہونا ایک مشکل امر تھا۔ سچے دل سے جو اقرار کیا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر خدا تعالیٰ بھی اپنے تمام وعدے پُورے کرتا ہے جو اُس نے توبہ کرنے والوں کے ساتھ کئے ہیں اور اسی وقت سے ایک نُور کی تجلّی اس کے دل میں شروع ہو جاتی ہے۔ جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ مَیں تمام گناہوں سے بچوں گا اور دین کو دُنیا پر مقدّم رکھوں گا تو اس کے یہ معنے ہیں کہ اگرچہ مجھے اپنے بھائیوں، قریبی رشتہ داروں اور سب دوستوں سے قطع تعلق ہی کرنا پڑے مگر مَیں خدا تعالیٰ کو سب سے مقدّم رکھوں گا اور اسی کے لئے اپنے تعلّقات چھوڑتا ہوں۔ ایسے لوگوں پر خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کیونکہ انہیں کی توبہ دِلی توبہ ہوتی ہے۔

پھر جو لوگ دل سے دعا کرتے ہیں خدا تعالیٰ اُن پر رحم کرتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ آسمان، زمین اور سب اشیاء کا خالق ہے ویسے ہی وہ توبہ کا بھی خالق ہے اور اگر اس نے توبہ کو قبول کرنا نہ ہوتا تو وہ اُسے پیدا ہی نہ کرتا۔ گناہ سے توبہ کرنا کوئی چھوٹی بات نہیں۔ سچّی توبہ کرنے والا خدا تعالیٰ سے بڑے بڑے انعامات پاتا ہے...

اِس شرط سے دین کو کبھی قبول نہ کرنا چاہیئے کہ مَیں مالدار ہو جاؤں گا۔ مجھے فلاں عہدہ مِل جاوے گا۔ یاد رکھو کہ شرطی ایمان لانے والے سے خدا تعالیٰ بیزار ہے۔ بعض وقت مصلحتِ الٰہی یہی ہوتی ہے کہ دُنیا میں انسان کی کوئی مراد حاصل نہیں ہوتی۔ طرح طرح کے آفات، بلائیں، بیماریاں اور نامرادیاں لاحق حال ہوتی ہیں مگر ان سے گھبرانا نہ چاہیئے۔ موت ہر ایک کے واسطے کھڑی ہے۔ اگر بادشاہ ہو جاوے گا تو کیا موت سے بچ جاوے گا؟ غریبی میں بھی مرنا ہے بادشاہی میں بھی مرنا ہے اس لئے سچّی توبہ کرنے والے کو اپنے ارادوں میں دُنیا کی خواہش نہ ملانی چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۰۰، ۳۰۱)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰؍ ہجرت ۱۳۵۵ھش
۱۰؍ مئی ۱۹۷۶ء

ایک خطرناک رجحان اور اس کی نشان دہی

فی زمانہ معاشرتی فساد و بگاڑ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اس پر بعض حساس اور درد مند لوگوں کی طرف سے اخبارات میں بہت فکر مندی اور تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے جیسا کہ قبل ازیں ہم ۷؍ مئی ۱۹۷۶ء کے الفضل میں لکھ چکے ہیں محترم لیفٹیننٹ کرنل خواجہ عبدالرشید صاحب نے تو اپنے ایک مضمون میں جو ۳؍ مئی ۱۹۷۶ء کے "جنگ" میں شائع ہوا ہے۔ معاشرتی فساد و بگاڑ کا نہایت ہی درد انگیز نقشہ کھینچا ہے اور اصلاح احوال کے بارہ میں بڑی حد تک مایوسی کا اظہار کیا ہے۔

اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دین کا علم رکھنے والوں کی جماعات اور ان کی طرف سے وعظ و نصائح کی بھرمار اور اصلاح احوال کی لگاتار کوششوں کے باوجود معاشرتی فساد و بگاڑ روز بروز کیوں ہولناک صورت اختیار کر رہا ہے؟ اور اصلاح احوال کے بارہ میں مایوسی اور بے چارگی کی کیفیت کیوں رونما ہوئی ہے؟ اس ضمن میں تو نہیں البتہ اسی ضمن میں ایک علیحدہ مختصر نوٹ میں جناب رفیق ڈوگر صاحب نے اپنی دانست میں ایک ایسی بات لکھی ہے جو ہو سکتا ہے اس صورت حال کی کسی حد تک ذمہ دار ہو۔ ان کا یہ نوٹ "نیکی کی قوت" کے زیر عنوان روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کی ایک حالیہ اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ اس میں وہ نیک نمونہ کی اہمیت اور بُرے نمونہ کی مضرت واضح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

"اپنے ہاں کے نیک لوگ ایسا ہرگز نہیں کرتے (یعنی خود نیکی پر عمل پیرا ہونے کو ضروری نہیں سمجھتے۔ ناقل)۔ جو کوئی دوسروں کو نیکی کی تلقین کرتا ہے وہ ہر ممکن حد تک خود اس کا ارتکاب کرنے سے پرہیز کرتا ہے تاکہ اس کی تلقین کا دوسروں پر ناپسندیدہ اثر نہ ہو سکے اور وہ بالکل ہی نیک نہ بن جائیں کیونکہ خدانہ کرے اگر ایسا ہو جائے تو وہ نیکی کی تلقین کسے کریں گے اور اس طرح ان کا نیکی پھیلانے کا پروگرام ٹھپ ہو جائے گا" (نوائے وقت لاہور ۶؍ مئی ۱۹۷۶ء ایڈیشن)

رفیق ڈوگر صاحب نے اپنے اس نوٹ میں باور یہ کرایا ہے کہ نیکی کی تلقین کرنے والے تو بہت ہیں لیکن خود نیکی کی تلقین کرنے والوں کی نیت یہ ہوتی ہے کہ لوگ نیکی کی باتیں سُن ضرور لیں لیکن اس پر عمل پیرا نہ ہوں کیونکہ اگر وہ نصیحت پر عمل پیرا ہو کر واقعی نیک بن گئے تو ان کا نیکی کی تلقین کرنے کا کاروبار ٹھپ ہو جائے گا اور روزی کمانے کا دھندا جاتا رہے گا۔ اسی لئے نیکی کی تلقین کرنے والے خود بھی نیکی پر عمل نہیں کرتے تا کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ ان کے نیک نمونہ سے متاثر ہو کر خود بھی نیکی پر عمل کرنے لگیں اور سچ مچ نیک بن جائیں اور نیکی کی تلقین کرنے والوں کی ضرورت سے ہی بے نیاز ہو جائیں اور انہیں پوچھنے والا ہی کوئی نہ رہے۔ گویا وجہ یہ ہے کہ نیکی کا پرچار تو بہت ہوتا ہے لیکن نیکی پر عمل کوئی نہیں کرتا۔ نہ تو نیکی کا پرچار کرنے والے ہی نیکی پر خود عمل کرتے ہیں اور نہ پرچار سننے والے ہی اس پر عمل پیرا ہونے کو ضروری گردانتے ہیں۔ ایسی صورت میں نیکیاں کیوں مفقود نہ ہوں اور بدیاں کیوں نہ پھیلیں۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ رفیق ڈوگر صاحب نے جو کچھ تجزیہ کیا ہے وہ کہاں تک درست ہے صورت حال کے متعلق یہ تجزیہ خالصۃً ان کا اپنا تجزیہ ہے اور وہ خود ہی اس کے ذمہ دار ہیں اس بارہ میں ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ تاہم اگر خدانخواستہ صورت حال یہی ہے تو یہ انتہا افسوسناک ہے اس لئے کہ از منہ گزشتہ میں ایسی صورت حال پیدا ہو کر اخلاقی فساد و بگاڑ کی بہت ہی ہولناک کیفیت پر منتج ہوتی رہی ہے۔ کتب تواریخ ہی نہیں بلکہ مذاہب عالم کی بنیادی کتب میں بھی اس کی کچھ کم تفصیل درج نہیں ہے۔

مثال کے طور پر تورات کی پیشگوئیوں کے بموجب جب مسیح علیہ السلام بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے ان کے درمیان مبعوث ہوئے تو آپ نے بنی اسرائیل کو اسی حال میں پایا تھا۔ ان میں بعض مذہبی لوگ نیکی کے وعظ تو بہت کرتے تھے اور انہیں بہت کچھ ڈراتے دھمکاتے تھے لیکن خود نیکیاں بجا لانے سے کوسوں دُور تھے بلکہ ہر قسم کی بُرائیوں میں مبتلا ہونے کے باعث بُرائیوں کی اشاعت کا موجب بنے ہوئے تھے۔ لوگ جو کچھ بھی واعظ کہتے تھے اس پر عمل نہیں کرتے تھے بلکہ کرتے وہی کچھ تھے جو یہ واعظ کر رہے ہوتے تھے۔ اسی لئے مسیح علیہ السلام نے لوگوں کو یہی نصیحت کی کہ فقیہہ اور فریسی جو کچھ بتائیں اور نصیحت کریں وہ سب کچھ مانو اور کرو لیکن اُن کے سے کام ہرگز نہ کرو کیونکہ وہ دوسروں کو جو نیک باتیں بتاتے ہیں خود ان پر عمل نہیں کرتے بلکہ ان کا عمل اس سے بالکل متضاد ہوتا ہے۔ چنانچہ انجیل میں آتا ہے کہ آپ نے اپنے شاگردوں اور دوسرے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"فقیہہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں۔ پس جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو لیکن ان کے سے کام نہ کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں اور کرتے نہیں۔ وہ ایسے بھاری بوجھ جن کو اُٹھانا مشکل ہے باندھ کر لوگوں کے کندھوں پر رکھتے ہیں مگر آپ ان کو اپنی انگلی سے بھی ہلانا نہیں چاہتے۔" (متی باب ۲۳، آیات ۲ تا ۴)

اس کے بعد آپ نے خود فقیہوں اور فریسیوں کو مخاطب کر کے انہیں اُن کی اس انتہائی مذموم روش پر سرزنش کی اور ان پر واضح کیا کہ وہ اپنی ان حرکات کی وجہ سے اخلاقی فساد و بگاڑ پھیلانے اور لوگوں کو بُری راہ پر ڈالنے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ آسمان کی بادشاہی لوگوں پر بند کرتے ہو کیونکہ نہ تو آپ داخل ہوتے ہو اور نہ داخل ہونے والوں کو داخل ہونے دیتے ہو۔

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ تم سفیدی پھری ہوئی قبروں کی مانند ہو جو اُوپر سے تو خوبصورت دکھائی دیتی ہیں مگر اندر مُردوں کی ہڈیوں اور ہر طرح کی نجاست سے بھری ہیں۔ اسی طرح تم بھی ظاہر میں تو راستباز نظر آتے ہو مگر باطن میں ریاکاری اور بے دینی سے بھرے ہوئے ہو۔"

(متی باب ۲۳۔ آیات ۱۳ و ۲۸)

بنی اسرائیل کے فقیہوں اور فریسیوں کی اس مذموم روش کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی ذکر کیا ہے جیسا کہ اس نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا ہے:-

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ (البقرہ آیت ۴۵)

ترجمہ:- کیا تم (دوسرے) لوگوں کو تو نیکی کرنے کے لئے کہتے ہو اور اپنے آپ کو فراموش کر دیتے ہو (یعنی خود نیکی نہیں کرتے) حالانکہ تم کتاب (تورات) پڑھتے ہو (اور دوسروں کو پڑھ پڑھ کر سُناتے ہو)۔ پھر بھی کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

الغرض دوسروں کو نیکی کی تلقین کرنا اور خود نیکی بجا لانے سے دُور رہنا ایک ایسی خطرناک بُرائی ہے کہ جس سے پورا معاشرہ بُرائیوں کی لپیٹ میں آئے بغیر نہیں رہتا اور پھر گیر اخلاقی فساد و بگاڑ کی اصلاح کے امکانات معدوم ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے خود مسلمانوں کو اس سے بچنے کی بہت پر زور انداز میں تلقین فرمائی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○

(الصف آیت ۳)

ترجمہ:- اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ خدا کے نزدیک اس بات کا کہنا جو تم کرتے نہیں بہت ناپسندیدہ ہے۔

مسیح علیہ السلام کے اقوال اور قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو رفیق ڈوگر صاحب نے جس رجحان کی نشان دہی کی ہے وہ انتہائی خطرناک ہے اور اس کی ہلاکت آفرینی ظاہر و باہر ہے۔ اس کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ یہی وہ صورت حال ہے جس سے مسیح موسوی علیہ السلام کی بعثت کے وقت بنی اسرائیل دوچار تھے اور جس کی وجہ سے اصلاح احوال کے امکان معدوم ہو کر رہ گئے تھے۔ اگر صورت حال یہی ہے تو یہ آنکھیں کھولنے اور اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں یاد دلانے کے لئے کافی اور بسا کافی ہے ؁

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز جمعہ اور اُس کے آداب

مکرم مولوی سجاد احمد صاحب خالد مربی سلسلہ شیخوپورہ

(۳)

۴۔ مسجد میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے اوّل صف کو پورا کرنا چاہیئے اور پہلی صف میں بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس میں بھی حکمت یہی ہے کہ بعد میں آنیوالوں کو بیٹھنے میں سہولت رہتی ہے اور لوگوں کے کندھوں سے پھلانگ کر آنے سے انسان بچ جاتا ہے۔

موجودہ زمانے میں دوسرا فائدہ اس کا یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کی زیارت کا شرف اچھی طرح ہو جاتا ہے اور سب سے بڑا فائدہ جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ذکر فرمایا ہے یہ ہے۔

لو یعلم الناس ما فی النداء و الصف الاول ثم لم یجدوا الا ان یستھموا علیہ لاستھموا

(بخاری کتاب الاذان)

اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ اذان دینے اور صف اوّل میں بیٹھنے میں کتنا ثواب ملتا ہے اور پھر انہیں اس کے لئے قرعہ اندازی کرنی پڑتی تو وہ قرعہ اندازی کرنے پر اصرار کرتے اور یہ جگہ لینے کی پوری کوشش کرتے

۵۔ خطبہ جمعہ شروع ہونے سے قبل سنتیں ادا کر لینی چاہیئے اگر خطبہ شروع ہو جائے اور سنتیں ادا کرنی ہوں تو چار کی بجائے دو سنتیں ادا کرنے کا حکم ہے اور یہ مجبوری کے وقت کی بات ہے بعض احباب جب خطبہ شروع ہو جاتا ہے تو اس وقت مسجد میں تشریف لاتے ہیں اور سنتیں ادا نہیں کرتے بلکہ جب امام صاحب خطبہ ثانیہ شروع کریں تو جلدی جلدی اس وقت سنتیں ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ طریق درست نہیں۔

سنتوں کی ادائیگی کے بعد خاموشی سے امام کا خطبہ سننا چاہیئے۔ خطبہ کے دوران سلام کا جواب اونچی آواز سے دینا۔ گفتگو کرنا یا ہنسنا یا مصافحہ کرنا سخت منع ہے۔ کیونکہ خطبہ دو رکعت نماز کے برابر ہے۔ اور جس طرح نماز کے دوران بولنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اسی طرح خطبہ کے دوران بولنا بھی درست نہیں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص خطبہ کے دوران ایک تنکے سے بھی کھیلتا ہے تو وہ بھی لغو کام کرتا ہے۔ احادیث میں ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اذا قلت لصاحبک یوم الجمعۃ انصت والامام یخطب فقد لغوت۔ (مسلم)

اگر امام خطبہ دے رہا ہو اور تو نے کہا خاموش رہ تو تو نے لغو کام کیا

اسی طرح ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعۃ فاستمع و انصت غفر لہ ما بینہ و بین الجمعۃ وزیادۃ ثلاثۃ ایام و من مس الحصی فقد لغی

(مسلم)

یعنی جس نے احسن طریق پر وضو کیا اور جمعہ کے لئے آیا۔ خطبہ جمعہ سنا اور خاموش رہا تو پہلے جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک کے درمیان کے گناہ بلکہ اس سے بھی تین دن زائد کے گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دئے اور جس نے تنکا کو بھی چھوا تو اس نے لغو کام کیا

ایک اور بہت ضروری ادب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے یہ ہے کہ صف ہمیشہ سیدھی ہونی چاہیئے بلکہ کندھے سے کندھا ملا ہونا چاہیئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کو سیدھا رکھو کندھوں کو ملاؤ درمیانی فاصلہ بند کرو۔ اور اپنے بھائیوں کے پہلوؤں کے لئے نرم ہو جاؤ شیطان کے لئے درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑو اور جس نے مل کر صف باندھی اللہ تعالیٰ اس کو ملائے اور جس نے توڑی اللہ تعالیٰ اسکو توڑ دے۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں مروی ہے کہ:۔

کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یمسح مناکبنا فی الصلوٰۃ ویقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم لیلینی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف ص ۱۷۲)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کندھے کے ساتھ کندھا جوڑا کرتے تھے نماز میں اور فرماتے تھے کہ صفوں کو سیدھا رکھو اور ٹیڑھی صف نہ ہو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کو ٹیڑھا کر دے گا۔ میرے پیچھے وہ لوگ کھڑے ہوں جو دین کے معاملہ میں زیادہ فہم رکھتے ہوں پھر ان کے بعد اس سے کم درجہ والے ہوں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سووا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوٰۃ۔ (مسلم)

صفوں کو سیدھا رکھو کیونکہ صف کو سیدھا رکھنا نماز کو پورا کرنے کا حصہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر فضل کرتے ہوئے ایک نہایت غمگسار اور شفیق خلافت کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز کیا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نہایت محبت اور پیار اور ہمدردی کے ساتھ نماز جمعہ شروع کرنے سے قبل صفوں کو مکمل کرنے اور کندھے کے ساتھ کندھا ملانے کی تلقین فرماتے ہیں۔

احباب جماعت کا فرض ہو جاتا ہے کہ اپنے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک دفعہ راہنمائی فرمانے کے بعد شروع سے ہی ایسے طور پر بیٹھیں کہ سب سے پہلے پہلی صفوں کو پر کریں اور پھر اس کے بعد پچھلی صفوں کو اور نماز شروع کرنے سے قبل صفوں کو سیدھا کریں اور کندھے سے کندھا ملائیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے۔ اسلام کے اس بظاہر معمولی مگر نہایت سنہری اصول میں یہی حکمت پنہاں ہے کہ مومنوں کے دل جڑے رہیں آپس میں محبت پیار اتفاق اور اتحاد کی روح پیدا ہو اُنس بڑھے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے اور تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں۔ کل نمازیوں کو ایک شمار کیا جاتا ہے جس کے پاس ہی زیادہ نور ہے وہ دوسرے ممبر کو اور ان میں سرایت کر کے اسے قوت دیوے۔

ایک اور ادب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے اور جس پہ توجہ دینا ہر چھوٹے بڑے مرد و زن کا فرض ہے یہ ہے کہ نمازی کے آگے سے نہیں گزرنا چاہیئے۔ نماز جمعہ کے بعد جو دوست پہلے سنتیں ادا کر لیں ان کا فرض ہے کہ ادھر ادھر جاتے ہوئے دھیان رکھیں کہ کسی نمازی کے آگے سے تو نہیں گزر رہے۔ بعض اوقات نمازی کے سامنے دوست کھڑے ہو جاتے ہیں اور نماز پڑھنے والا اس انتظار میں ہوتا ہے کہ کب یہ صاحب سجدہ گاہ سے ہٹیں تو وہ رکوع اور سجدہ کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگوں کو پتہ لگ جائے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے سے اللہ تعالیٰ کس قدر ناراض ہوتا ہے تو اگر اسے چالیس سال تک کھڑا رہنا پڑے تو وہ کھڑا رہے

۶۔ ایک اور ادب جس کی طرف توجہ دینا بہت ضروری ہے وہ مسجد میں خاموشی سے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور تسبیح و تحمید کرنا اور شور و غل سے پرہیز کرنا ہے جب امام خطبہ شروع کر دے تو اس وقت بات چیت کرنا انتہائی لغو کام ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی سختی سے مخالفت فرمائی ہے۔ حضرت انسؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

ان ھذہ المساجد لا تصلح لشیٔ من ھذا البول ولا القذر وانما ھی لذکر اللہ والصلوٰۃ وقراءۃ القرآن ۔

(مسلم کتاب الطہارۃ ص۱۳۸)

یعنی مسجدیں اس لئے نہیں کہ اس میں پیشاب کیا جائے یا تھوکا جائے یا کوئی گند وغیرہ پھینکا جائے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور قرآن پڑھنے کے لئے تعمیر کی جاتی ہیں اور دعا کرنے کے لئے ۔

ایک بہت ہی ضروری بات جس کی طرف ہر مرد و زن اور خدام و اطفال کو توجہ دینا ضروری ہے وہ دعا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز جمعہ میں ایک ایسا لمحہ ہوتا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کوئی دعا رد نہیں کرتا بلکہ وہ ضرور قبول کر لیتا ہے اس لحاظ سے ہر احمدی کا فرض ہے کہ نماز جمعہ کی پہلی اذان سے لے کر مسجد سے نکلتے وقت دعا تسبیح و تحمید اور استغفار کرنے میں مشغول رہے جماعت احمدیہ کے موجودہ حالات میں اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ہر احمدی خواہ وہ بوڑھا ہو یا جوان چوبیس گھنٹے دعا میں مشغول رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پچھلے دو خطبات جمعہ میں اس بات کی طرف خصوصی طور پر توجہ فرما چکے ہیں کہ جوں جوں ابتلاء زیادہ آئیں تو مومن اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی گود کی طرف لپکتا ہے۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

غلو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

اسی طرح مصلح موعود رضی اللہ عنہ دعا کی تاثیر کا ذکر فرماتے ہوئے اپنے منظوم کلام میں لکھتے ہیں :-

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت الصمد ہے یعنی وہ بے نیاز ہے اور وہ غنی ہے اس کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ہزاروں سیلاب میں غرق کر دیئے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی پرواہ نہ کی لیکن صرف دعا ہی ایسی چیز ہے جو خدا کو اپنے بندے کی پرواہ اور رحم کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :-

قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم ۔

(الفرقان)

یعنی اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو بندوں کو کہہ دے کہ اگر تمہاری چیخ و پکار مجھ تک نہ پہنچے تو مجھے تمہاری کیا پرواہ ہے۔

حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دعا کو عبادت کا مغز قرار دیا ہے آپ فرماتے ہیں :-

الدعاء مخ العبادۃ

یعنی دعا عبادت کا مغز ہے

نماز جمعہ اسلام کی سب سے اول نمبر پر عبادت ہے اگر اس میں دعا ہی نہیں ہے تو یہ چھلکا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا کے متعلق تحریر فرماتے ہیں :-

"نادان خیال کرتا ہے کہ دعا ایک لغو اور بے ہودہ امر ہے مگر اسے معلوم نہیں کہ صرف ایک دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا ہے اور انا القادر کا الہام ان کے دلوں پر ڈالتا ہے ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کے لئے دعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اور تمام شکوک و شبہات دور کر دیتا ہے"

(ایام الصلح ص۱۱)

پھر فرمایا :-

"ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں سے ہی پہچانا جاتا ہے"

(ملفوظات جلد سوم ص۲۰۱)

غرضیکہ دعا نماز جمعہ کا مغز ہے بلکہ مومن کا شیوہ ہے کہ ان ایام میں ۲۴ گھنٹے دعا میں مشغول رہے تا کہ ہر احمدی اپنی اپنی جگہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کر سکے اور دشمن کے منصوبوں سے محفوظ رہ سکے۔

۱۱- سب سے آخری ادب جو نماز جمعہ سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ جب نماز جمعہ سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر نکلا جائے تو اس وقت مسجد سے باہر نکلنے کی دعا پڑھی جائے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسنون طریق ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مندرجہ ذیل دعا کرتے تھے۔

بسم اللہ والسلام علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک

(مسند احمد ص۲۸۳)

غرضیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی اہمیت کو واضح کرنے پر تفصیل سے آداب بیان فرمائے ہیں جن میں بعض کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے گو یہ ہر دوست کو معلوم ہوں گے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ان پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان تمام باتوں پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

لجنہ اماء اللہ لنڈن کا جلسہ سیرۃ النبی

لجنہ اماء اللہ لنڈن نے مورخہ ۱۸ اپریل کو دن کے ۳ بجے محمود ہال میں جلسہ سیرت النبیؐ کا اہتمام کیا۔ صدارت مکرمہ مسز فرخندہ شاہ صاحبہ سابق پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مسز امۃ الرشید احمد صاحبہ نے حضرت رسول اکرمؐ کے دائمی فیضان کے موضوع پر مدلل تقریر کی۔ ان کے بعد ہماری ایک غیر از جماعت معزز مہمان مسز مسرت اکرم صاحبہ نے انگریزی میں سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں مسز طیبہ کریم صاحبہ نے رسول اکرمؐ کے روحانی کمالات کے زیر عنوان ہماری ڈچ احمدی بہن مسز بجری حمید صاحبہ نے سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر پر جوش موثر اور دل کو گرما دینے والی تقاریر کیں۔ آخر میں مسز فرخندہ شاہ صاحبہ نے نہایت مدلل اور جامع تقریر انگریزی میں کی۔ جو آدھ گھنٹہ سے زیادہ وقت تک جاری رہی۔ تمام تقاریر کے درمیان در ثمین کلام محمود اور بخار دل میں سے نعتیہ کلام پڑھا گیا۔ ہماری غیر از جماعت بہن مسز اشرف امین صاحبہ نے پنجابی میں نعت پڑھی۔ آخر میں مکرمہ مسز سلام صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ یہ مبارک تقریب ختم ہوئی اور چائے وغیرہ سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ (مرسلہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

وقف جدید، غلبہ اسلام اور انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مجلس مشاورت کے موقعہ پر تحریک وقف جدید کے بارہ میں فرمایا تھا کہ :-

"اس میں حصہ لینا اسلام کے غلبہ کے ایام کو قریب تر کرنا ہے"

قائدین و زعماء انصار اللہ سے التماس ہے کہ وہ ہر گھر کے ہر فرد کو اس اہم تحریک میں شامل کریں چندہ جات کو تعداد اور وصولی کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ معیاری بنائیں تا اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت نازل ہو اور اسلام کے غلبہ کے ایام کو قریب سے قریب تر لایا جا سکے۔

(قائد وقف جدید۔ انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

۲۰ اپریل سنہ ۷۶ء کو ہماری مجلس کے ایک نوجوان خادم مکرم غلام یحییٰ صاحب ابن مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم مجلس کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ نماز کے پابند بہت نیک اور چندہ کی ادائیگی میں سب سے آگے تھے اپنے والدین کے واحد چشم و چراغ تھے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور والدین اور دیگر عزیز و اقارب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کھاریاں ضلع گجرات

RIQ (K) PID

تقریبِ رخصتانہ

ربوہ ۳۰/ اپریل پانچ بجے شام عزیزہ فوزیہ تزئین صاحبہ بنت مکرم خواجہ محمد یوسف صاحب بٹ سی۔ ایس ایس (ریٹائرڈ) دارالرحمت غربی ربوہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے کی۔ بعد ازاں عزیز مقصود الحق نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند دعائیہ اشعار اور مکرم احسان الرحمان صاحب نے ایک دعائیہ نظم پڑھی۔ اس کے بعد حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری فاضل دیوبند نے اس تعلق کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

عزیزہ فوزیہ تزئین کا نکاح محترم ڈاکٹر سید انور احمد صاحب باہری ابن سید محمد احمد صاحب باہری مرحوم دارالصدر غربی ربوہ سے ۲۹/ اگست ۱۹۷۵ء کو بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ ربوہ میں دس ہزار روپیہ مہر پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور اسے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین۔

ریگولر کمیشن آرمی میں

۵۸ پی ایم اے لانگ کورس

ایسے امیدوار جن کی عمر یکم نومبر ۱۹۷۶ء کو ۱۷-۲۲ سال (الف-اے/ ایف ایس سی) اور ۱۷-۲۳ (بی-اے/ بی ایس سی) ہو بطور Civilian اور سروس personnel مقررہ فارم پر درخواستیں ۱۰/ مئی ۱۹۷۶ء تک G.H.Q PA-5 (a) راولپنڈی بھیجیں۔ فارم تفصیلی کوائف آرمی ریکروٹنگ آفیسز، سٹیشن ہیڈ کوارٹرز، ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈوں اور ایمپلائمنٹ ایکسچینجوں سے حاصل کریں۔ دیگر تفاصیل معیارِ قابلیت، ٹریننگ کے دوران اور کمیشن ملنے کے بعد تنخواہ اور الاؤنس وغیرہ کے متعلق دیکھیں نوائے وقت ۲۹/ اپریل ۱۹۷۶ء صفحہ ۵۔

(ناظر تعلیم)

درخواستِ دعا

خاکسار چند دن سے خرابی معدہ اور دوران سر کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ شافی مطلق میری ان تکالیف کو دور فرمائے۔ آمین

(نور الدین خوشنویس ربوہ)

اعلان نکاح

۷/ مئی ۱۹۷۶ء گیارہ بجے قبل دوپہر عزیزم نصیر احمد قریشی ابن قریشی بشیر احمد صاحب مرحوم آف شیخوپورہ کا نکاح ہمراہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ دختر محترم چوہدری منظور احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ سات ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا۔ اس رشتہ کے جانبین کے لئے مبارک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ڈاکٹر سید سعید احمد صدر جماعت احمدیہ واربرٹن ضلع شیخوپورہ)

قائدین مجالس تمام اطفال و خدام کو امتحان میں شریک فرمائیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

متعلقہ انعامی وظائف

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء کے موقع پر جس سکالرشپ سکیم کا اعلان فرمایا تھا اس کے متعلق یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ جیسا کہ حضور نے اعلان فرمایا تھا یہ سکالرشپ صرف ان طلباء کے لئے ہوں گے جنہوں نے ایم۔ اے یا ایم ایس سی یا کوئی اور تعلیمی ڈگری والا امتحان جس کا معیار ایم۔ اے / ایم۔ ایس سی سے کم نہ ہو ۱۹۷۶ء میں پاس کیا ہو۔ ایسے درخواست دہندگان میں سے قابل ترین اور سب سے زیادہ مستحق طلباء کا انتخاب کیا جائے گا۔ سکیم کی تفاصیل کا اعلان انشاء اللہ جلد ہی کر دیا جائے گا۔ اور ۱۹۷۶ء کے ایم۔ اے / ایم۔ ایس سی کے امتحان کے نتائج کے اعلان کے بعد متعلقہ شرائط کو مدِنظر رکھتے ہوئے طلباء اپنی درخواستیں ناظر تعلیم کو بھجوا سکتے ہیں۔ (ناظر تعلیم)

اعلاناتِ نکاح

میری بیٹی عزیزہ امۃ الحمید کا نکاح عزیز سہیل انجم صاحب ابن مکرم ضیاء اللہ صاحب مرحوم کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ جماعت احمدیہ لاہور نے مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۶ء کو ۱۴۔ مال روڈ لاہور میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی برکات کا باعث بنائے۔

(ملک رشید احمد ولد ملک عطاء محمد صاحب گلی نمبر ۱ مغلپورہ لاہور)

(۲) ۴ اپریل ۱۹۷۶ء کو خاکسار کی لڑکی عزیزہ تبسم نذیر کا نکاح عزیزم بشارت احمد صاحب چوہدری ابن مکرم غلام محمد صاحب چوہدری سکنہ مصطفےٰ آباد لاہور کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودہا نے پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے بابرکت اور مبارک کرے۔ آمین

(نذیر احمد ۴۰/۷۔ اے، سیٹیلائٹ ٹاؤن۔ سرگودہا)

دُعائے مغفرت

مجلس خدام الاحمدیہ کھاریاں کے سابق قائد اور جماعتِ احمدیہ کھاریاں کے سیکرٹری تحریکِ جدید مکرم چوہدری غلام یحییٰ صاحب ابن مکرم چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۷۶ء کو بعمر تیس برس اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم اگرچہ عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے مگر جماعت کے ہر کام اور ہر تحریک میں سرگرمی سے حصہ لیتے رہے۔ ان کی وفات سے جماعت ایک انتھک اور بے لوث کارکن سے محروم ہو گئی ہے۔ مرحوم کے ضعیف والدین کے لئے اپنے اکلوتے فرزند کی جدائی بہت بڑا صدمہ ہے۔

احبابِ جماعت مرحوم کے لواحقین کے لئے صبرِ جمیل کی اور مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ (محمد سمیع طاہر نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کھاریاں)

(۲) خاکسار کے والد محترم قریشی غلام قادر صاحب سکنہ اوکاڑہ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۷۶ء بروز منگل صبح دس بجے بعمر قریباً ۹۵ سال وفات پا گئے، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جنازہ اسی رات ربوہ لے جایا گیا۔ صبح بعد نماز فجر حسبِ ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نماز جنازہ مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، تین لڑکے، چار لڑکیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں، پڑنواسے پڑنواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (قریشی حاجی عبدالقادر ڈیلنٹ کلاتھ ہاؤس۔ صدر بازار۔ اوکاڑہ ضلع ساہیوال)

دوسرے نعتیہ مشاعرے کا انعقاد

احمدی شعراء کرام سے نہایت مخلصانہ درخواست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت کے مطابق ماہِ اکتوبر ۱۹۷۶ء کی کسی مناسب تاریخ کو دوسرا نعتیہ مشاعرہ منعقد ہو گا، انشاء اللہ۔ معین تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

جملہ احمدی شعراء سے درخواست ہے کہ سرورِ کائنات حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں قصائد تیار فرمائیں۔ احمدی خواتین جو شعر کہہ سکتی ہیں ان سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی مدحِ نبوی میں قصائد ارسال فرمائیں۔

پاکستان کے باہر کے احباب سے بھی درخواست ہے کہ اپنی اپنی زبانوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اپنی عقیدت کے نذرانے مرتب کر کے ارسال فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جملہ احباب کو اس سعادتِ عظمیٰ سے نوازے۔ اللّٰھم آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

یورپ میں تباہ کن زلزلہ ایک ہزار سے زیادہ افراد ہلاک ہو گئے

۶ مئی کی رات کو یورپ کے چھ ممالک اٹلی، فرانس، مغربی جرمنی، آسٹریا، چیکوسلواکیہ اور یوگوسلاویہ میں تباہ کن زلزلہ آیا جس سے سب سے زیادہ تباہی شمال مغربی اٹلی میں ہوئی جہاں یوٹیا نامی ایک شہر پورا تباہ ہو گیا۔ مواصلات کا سلسلہ درہم برہم ہو گیا۔ آمدہ اطلاعات کے مطابق اس وقت تک ایک ہزار افراد کی ہلاکت کی تصدیق ہو چکی ہے لیکن جگہ جگہ ابھی کھنڈرات میں لاشیں پڑی ہوئی ہیں جن کی وجہ سے خیال کیا جاتا ہے کہ جانی نقصان بہت زیادہ ہوا ہے۔ پلک جھپکنے میں لاکھوں مکانات کھنڈرات میں تبدیل ہو گئے اور جو لوگ جانی نقصان سے بچ گئے وہ لاکھوں کی تعداد میں کھلے آسمان تلے پڑے امداد کے منتظر ہیں۔ سڑکیں اور پل ٹوٹ جانے کی وجہ سے امدادی کاموں میں شدید رکاوٹیں حائل ہیں اور کئی شہر اور دیہات بیرونی دنیا سے کٹ گئے ہیں۔ فوج اور پولیس کے جوان ملبے سے لاشیں نکالنے کے کام میں مصروف ہیں۔

جامعہ احمدیہ میں قاری کی ضرورت

مدرسۃ الحفاظ جامعہ احمدیہ میں ایک استاد قاری کی ضرورت ہے۔ جو دوست حافظِ قرآن ہوں اور تجوید سے بھی اچھی طرح واقف ہوں اور طلبہ کو قرآن مجید حفظ کروانے کا تجربہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں ۱۵ مئی تک اپنے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ پرنسپل جامعہ احمدیہ کے نام پورے کوائف کے ساتھ بھجوا دیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

گمشدہ گھڑی

ایک گھڑی رومر مورخہ ۷ مئی ۱۹۷۶ء کو اڈہ لاریاں ربوہ کی طرف جاتے ہوئے کہیں گم ہو گئی ہے جس دوست کو ملے وہ دفتر الفضل میں اطلاع دے یا پوسٹ آفس ربوہ میں پہنچا دے اسے مناسب انعام دیا جائے گا۔

(نثار احمد پوسٹ آفس۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴